آل انڈیا نیشنل لیگ کی والنٹیرز کور سے خطاب

از

سیدنا حضرت میرزا بشیرالدین محمود احمد
خلیفۃ المسیح الثانی

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَ نُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ

آل انڈیا نیشنل لیگ کی والنٹیرز کور سے خطاب

(تقریر فرمودہ ۲۴۔نومبر ۱۹۳۵ء)

تشہّد، تعوّذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔

پچھلے چار دنوں میں ہر کام آپ لوگوں کو مرکزِ سلسلہ کی حفاظت کیلئے کرنا پڑا ہے میں اس کے متعلق سب سے پہلے اپنی خوشنودی کا اظہار کرنا چاہتا ہوں اور اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں کہ جس نیت اور غرض کے ماتحت آپ لوگوں نے یہ کام کیا ہے اسی نیت اور غرض کے مطابق اللہ تعالیٰ آپ سے نیک سلوک فرمائے۔

میں اس موقع پر یہ بات بھی بتا دینا چاہتا ہوں کہ انسان کے اعمال کے دو قسم کے بدلے ہوا کرتے ہیں ایک وہ بدلہ جو چاندی اور سونے کی صورت میں اسے ملتا ہے اور ایک وہ بدلہ جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس کی رضا کی صورت میں حاصل ہوتا ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب مکہ فتح کیا اور اس موقع پر کچھ اموال ہاتھ آئے اور رسول کریم ﷺ نے بعض کمزور لوگوں میں انہیں تقسیم کر دیا تو بعض نوجوانوں نے اعتراض کیا کہ خون تو ہماری تلواروں سے ٹپک رہا ہے مگر رسول کریم ﷺ نے اموال مکہ والوں کو دے دیئے کیونکہ وہ آپ کے رشتہ دار تھے۔ اس پر رسول کریم ﷺ نے تمام انصار کو جمع کیا اور ان کے سامنے یہ بات بیان فرمائی کہ آپ لوگ یہ کہہ سکتے ہیں کہ جب مکہ والوں نے محمد (ﷺ) کو باوجود بھائی بند ہونے کے اپنے شہر سے نکال دیا تو مدینہ کے لوگوں نے پناہ دی، ان کے لئے ہر قسم کی قربانی کی، اپنی جانیں تک دیں اور ہر رنگ میں مدد اور اعانت کی، لیکن جب مکہ فتح ہو گیا تو انہوں نے تمام اموال اپنے رشتہ داروں میں تقسیم کر دیئے۔ آپ لوگ یہ کہہ سکتے ہیں۔ صحابہؓ نے عرض کیا یَا رَسُوۡلَ اللّٰہ! یہ ہم نہیں کہتے۔ ہم میں سے ایک بے وقوف نوجوان نے یہ بات کہی ہے۔ آپ نے فرمایا مگر اس بات کی ایک اور

صورت بھی تھی اور اگر تم چاہتے تو اس رنگ میں بھی کہہ سکتے تھے اور وہ یہ کہ اللہ تعالیٰ نے اپنا ایک نبی بھیجا ایسا نبی جسے اللہ تعالیٰ نے تمام نبیوں کا سردار بنایا اور روئے زمین کے تمام انسانوں کیلئے اسے ہادی بنا کر مبعوث کیا' اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے نہ انسانی کوششوں سے بلکہ محض اپنے فضل اور رحم سے اور فرشتوں کی فوج کی مدد کے ساتھ اسے فتح دی اور مکہ جو اُس کا وطن تھا اس کے قبضہ میں دے دیا' لیکن جب اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مکہ میں اسے فاتحانہ طور پر داخل کیا تو مکہ جہاں کا وہ رہنے والا تھا، اس کے باشندے تو اونٹوں اور بھیڑوں کے گلّے اپنے گھروں کو لے گئے لیکن مدینہ کے لوگ جہاں کا وہ رہنے والا نہ تھا اپنے گھروں میں خدا کے رسول کو لے آئے[1]۔ تو دنیا میں کچھ لوگ ایسے ہوتے ہیں جو چاندی اور سونے کے لئے محنتیں کرتے ہیں جیسے مکہ والے تھے کہ وہ اونٹوں کے گلّے اپنے گھروں کو لے گئے۔ ان کا بھی کام کرنے سے مقصد ومدّعا یہ ہوتا ہے کہ سونا اور چاندی ان کی جیبوں میں پڑے۔ لیکن بعض لوگ ایسے ہوتے ہیں کہ ان کے مدنظر مال و دولت نہیں ہوتی بلکہ اللہ تعالیٰ کی رضا کا حصول ان کا منتہائے نظر ہوتا ہے۔ تو آپ لوگوں نے جو کام کیا ہے اگرچہ صرف آپ نے ہی یہ کام نہیں کیا گورنمنٹ کے سپاہی بھی اس کام پر متعیّن تھے اور جب وہ جائیں گے تو کسی کو رستہ کے اخراجات کیلئے روپیہ ملے گا اور کسی کو بھتہ ملے گا لیکن اس قسم کی کوئی چیز آپ لوگوں کو نہیں ملی اور گو بظاہر یہی نظر آتا ہے کہ آپ لوگوں کا وقت ضائع گیا لیکن جیسا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ مکہ کے لوگ تو اونٹوں کے گلّے اپنے گھروں کو لے گئے اور مدینہ کے لوگ خدا کا رسول لے آئے۔ اسی طرح اس کام کے بدلے جو چیز آپ لوگوں کو ملی ہے، وہ ان لوگوں کو نہیں ملی۔ آپ لوگوں نے سلسلہ کی حفاظت کا کام کر کے خدا تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کی ہے جس کے مقابلہ میں سونے اور چاندی کی کوئی حیثیت نہیں۔

اس کے بعد میں یہ بیان کرنا چاہتا ہوں کہ میرے پاس اس دوران میں بعض اس قسم کی شکایتیں پہنچی ہیں کہ بعض افسروں نے اپنے ماتحتوں پر سختی کی۔ میں سمجھتا ہوں، اس قسم کے شکوے بِالعموم کام کے وقت ہو ہی جاتے ہیں لیکن میں ان شکووں کی معقولیت کو تسلیم نہیں کرسکتا۔ اس قسم کا نظام اسی لئے قائم کیا جاتا ہے کہ انسان اپنے نفس پر قابو حاصل کرے اور محنت ومشقّت اور تکالیف برداشت کرنے کا اپنے آپ کو عادی بنائے۔ جو لوگ اس خیال سے نیشنل لیگ میں داخل ہوئے تھے کہ کوئی کھیل تماشہ ہوگا، وہ تو بے شک تکالیف محسوس کرسکتے اور محنت کے کاموں سے کبیدہ خاطر ہوسکتے ہیں۔ لیکن جو لوگ اس خیال کے ماتحت نیشنل لیگ میں داخل ہوئے تھے

کہ انہیں محنت مشقّت اُٹھا کر سلسلہ کے لئے کام کرنے پڑیں گے، ان کے دلوں میں ایک منٹ کے لئے بھی یہ خیال نہیں آ سکتا کہ سلسلہ کی حفاظت کا کام کر کے انہیں کوئی تکلیف پہنچی اور اگر کوئی شخص ایسا خیال کرتا ہے تو یہ ناواجب اور گناہ کی بات ہے۔ سپاہیانہ زندگی جان دینے کیلئے ہوتی ہے مگر جان انسان فوراً نہیں دے سکتا بلکہ پہلے اسے تکالیف کا عادی بنانا پڑتا ہے تا کہ وقت پر اپنی جان کی قربانی بھی پیش کر سکے۔ اس میں شبہ نہیں کہ جان دینا بہت بڑی بات ہے لیکن خدا تعالیٰ کیلئے جان دینا کوئی بڑی بات نہیں اور اس کے لئے ضرورت ہوتی ہے کہ محنت و مشقت اور تکالیف برداشت کرنے کا انسان اپنے آپ کو عادی بنالے۔ رسول کریم ﷺ بھی صحابہ کو اس قسم کی پریکٹس کرایا کرتے تھے۔ چنانچہ کبھی تیر اندازی کی مشق کراتے، کبھی گھوڑ دَوڑ کراتے اور کبھی تلوار چلانا سکھاتے۔ پھر عملی زندگی میں انہیں ایسی ایسی تکالیف اُٹھانی پڑیں جو آپ لوگوں کو ابھی اُٹھانی نہیں پڑیں۔ ایک صحابی بیان کرتے ہیں کہ ایک جنگ کے دوران میں انہیں اور ان کے ساتھیوں کو دس دن تک کھانا نہ ملا اور بھوک کی شدت کی وجہ سے درختوں کے پتے کھا کھا کر وہ گزارہ کرتے رہے۔ پتے کھانے کی وجہ سے مینگنیوں کی شکل میں پاخانہ آنا شروع ہو گیا۔[۲] یقیناً اس قسم کی تکلیف آپ لوگوں کو نہیں ہوئی۔ پس جنہیں شکایت پیدا ہوئی ہے وہ صرف اس لئے ہوئی ہے کہ وہ تکالیف برداشت کرنے کے عادی نہ تھے۔

میں اس امر کو تسلیم کرتا ہوں کہ انہیں تکلیف ہوئی ہوگی مگر نیشنل لیگ اور اس کی کور کے قائم کرنے سے غرض ہی یہ ہے کہ تکالیف برداشت کرنے کا لوگوں کو عادی بنایا جائے۔ پس میں نصیحت کرتا ہوں کہ جنہوں نے اس قسم کا شکوہ کیا ہے وہ توبہ کریں اور سمجھ لیں کہ ان کی طرف سے یہ ایک کمزوری کا اظہار ہوا ہے جس کے بدلے انہیں اللہ تعالیٰ کے حضور اظہارِ ندامت اور طلبِ عفو کرنا چاہئے۔ باقی میں یہ نہیں کہتا کہ افسروں سے غلطی نہیں ہوئی ہوگی۔ جس طرح آپ لوگ بھی اناڑی ہیں اسی طرح آپ کے افسر بھی اناڑی ہیں لیکن بہرحال فوجی نظام یہ چاہتا ہے کہ افسر چاہے غلطی کر رہا ہو اس کی اطاعت کی جائے اور اس حد تک اطاعت کی جائے جہاں تک شریعت اطاعت کرنے سے منع نہیں کرتی۔ باقی تمام باتوں میں خواہ وہ جائز ہوں یا آپ لوگوں کی نگاہ میں ناجائز، آپ کا فرض ہے کہ افسر کی اطاعت کریں۔ ہاں اگر اس نے کور کے قواعد کے خلاف کوئی حرکت کی ہے تو آپ لوگوں کا حق ہے کہ بعد میں بالا افسروں کے پاس باضابطہ طور پر شکایت کریں۔ اس اصل کو اگر نظر انداز کر دیا جائے تو اس کام کی اصل غرض بالکل

فوت ہو جاتی ہے۔

میں امید کرتا ہوں کہ آپ لوگ اس کام کو جو آپ نے شروع کیا ہے، انہی چند دنوں تک محدود نہیں رکھیں گے۔ ابھی تو یہ کام صرف کھیل تک ہی محدود ہے اور آپ لوگوں نے معمولی قواعد بھی نہیں سیکھے اس لئے ضرورت ہے کہ لمبے عرصہ تک اس پریکٹس کو جاری رکھا جائے۔ بلکہ اُس وقت تک اس پریکٹس کو جاری رکھنا چاہئے جب تک کہ دنیا کی تمام کوروں کے مقابلہ میں آپ کی کورز یادہ اعلیٰ نہیں سمجھی جاتی۔ پس میں امید کرتا ہوں کہ تمام محلوں کے والنٹیرز اپنے اپنے محلوں میں اس پریکٹس کو جاری رکھیں گے یہاں تک کہ دنیا کی ہر کور سے محنت، مشقّت، قربانی اور کام کی عمدگی میں بڑھ جائیں اور کسی سے پیچھے نہ رہیں۔ مومن کی یہ پختہ علامت ہے کہ وہ ہر کام میں اوّل نمبر پر رہتا ہے۔ ایک بزرگ مولانا محمد اسماعیلؒ صاحب شہید گذرے ہیں۔ وہ ایک جنگ پر جا رہے تھے کہ راستہ میں انہیں معلوم ہوا کہ ایک سکھ اتنا بڑا تیراک ہے کہ کوئی اس کا مقابلہ نہیں کرسکتا۔ یہ سن کر انہیں اتنی غیرت آئی کہ باوجود اس کے کہ وہ ایک ضروری کام پر جا رہے تھے، وہیں ٹھہر گئے اور دریائے اٹک میں انہوں نے تیرنے کی مشق شروع کر دی اور چالیس دنوں کے بعد اسے چیلنج دیا کہ میرا مقابلہ کرلو۔ چنانچہ اس سکھ سے مقابلہ کیا اور اسے شکست دی۔ تو سچا مومن ایک منٹ کیلئے بھی یہ برداشت نہیں کرسکتا کہ کوئی اور اوّل درجہ پر چلا جائے اور یہ دوسرے نمبر پر رہے۔ پس میں امید کرتا ہوں کہ آپ لوگ اس کام کو جاری رکھیں گے اور روزانہ اس کی پریکٹس کریں گے۔ کوئی کام مشق کے بغیر نہیں آسکتا اور نہ یہ کام مشق کے بغیر آسکتا ہے۔

پس اس کام کو مسلسل جاری رکھیں اور اس حد تک اس میں ترقی کریں کہ کسی میدان میں دنیا کی کسی کور کے سامنے بلکہ باقاعدہ نظام والی فوجوں کے سامنے بھی اگر کسی وقت کھڑا ہونا پڑے تو دیکھنے والے یہ نہ کہہ سکیں کہ احمدی نوجوان ان سے کم رہے ہیں۔ یہ امید رکھتے ہوئے کہ آپ ان باتوں کو یاد رکھیں گے، میں اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں کہ وہ ہماری نسلوں میں وہی قربانی اور ایثار کی روح پیدا کرے جو صحابہؓ میں تھی اور انہیں اتنی مہتم بالشان قربانیوں کی توفیق دے جو دنیا کو حیرت میں ڈالنے والی ہوں۔

اس کے بعد افسر جس رنگ میں منتشر کرنا چاہیں منتشر کرسکتے اور آپ لوگ اپنے گھروں کو جاسکتے ہیں۔

(الفضل ۲۶۔نومبر ۱۹۳۵ء)

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَ نُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ

آل انڈیا نیشنل لیگ کور کے متعلق اظہارِ خوشنودی

(تقریر فرمودہ ۳۰ دسمبر ۱۹۳۵ء)

تشہد، تعوّذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:-

مجھے اس امر سے خوشی ہوئی ہے کہ یہ ایسی تقریب پیدا ہوگئی ہے جس میں نیشنل لیگ کور کے متعلق مجھے اپنے خیالات ظاہر کرنے کا موقع ملا۔ میں نے اپنے ایک خطبہ جمعہ میں والنٹیرز کور کے فرائض کے متعلق اپنے خیالات کا اظہار کیا تھا اب مَیں چاہتا ہوں کہ کور کے کام کے متعلق اپنی رائے بیان کروں۔

اس میں کوئی شبہ نہیں کہ کور کا کام قریب ترین عرصہ میں شروع ہوا۔ اتنے قریب کے وقت میں شروع ہوا ہے کہ اتنے عرصہ میں ایک سپاہی کو بندوق پکڑنے کے قابل بھی نہیں سمجھا جاتا۔ کُجا یہ کہ اسے کسی خدمت پر مقرر کیا جائے۔ مگر باوجود اس کے اس موقع پر جس محنت، جس جاں فشانی اور جس سرگرمی سے نیشنل لیگ کور کے ممبروں نے کام کیا ہے، چھوٹوں اور بڑوں نے کیا ہے، افسروں اور ماتحتوں نے کیا ہے وہ اس قابل ہے کہ کور کو مبارکباد دی جائے اور کور اس بات کی مستحق ہے کہ جماعت اس کیلئے دعا کرے۔

میں نے دیکھا ہے کہ اس تنظیم کے ماتحت جس کی مشق کا پوری طرح کور کو ابھی موقع نہیں ملا سالانہ جلسہ کے موقع پر کور کے تھوڑے سے آدمیوں نے اتنا کام کر کے دکھایا ہے جو کہ پہلے بہت سے لوگ نہ کر سکتے تھے۔ جلسہ گاہ میں میرے جانے کے وقت رستہ کو صاف رکھنا اور ہجوم کو روکنا قریباً ناقابلِ حل سوال ہو چکا تھا مگر اب کے والنٹیرز کور نے ایسی عمدگی سے اسے حل کیا ہے کہ کسی ایک موقع پر بھی شکایت پیدا نہیں ہوئی اور شکایت کا پیدا ہونا تو الگ رہا شکایت کا امکان بھی پیدا نہیں ہوا۔ اس موقع پر جس نوعیت کا کام تھا اس کے لحاظ سے کور پر اس قدر بوجھ

پڑا جو انتہائی تھا لیکن میں خوش ہوں کہ اس موقع پر کور نے ہمت، دیانت اور استقلال سے کام کیا۔ میں دعا کرتا ہوں کہ خدا تعالیٰ کور کی اس خدمت کو قبول کرے اور آئندہ اور بھی عمدگی سے کام کرنے کا موقع دے اور میں امید رکھتا ہوں کہ میرے اس خطبہ کو مدنظر رکھتے ہوئے کور میں شامل ہونے والے استقلال سے کام کریں گے۔ چند دن اچھے سے اچھا کام کر کے بھی چھوڑ دینا کوئی فائدہ نہیں رکھتا۔ فائدہ اسی کام سے ہوسکتا ہے جو مستقل طور پر کیا جائے اور اُس وقت تک جاری رکھا جائے جب تک اس کی ضرورت ہو۔ کور کے ممبر چونکہ کور کے ملازم نہیں، اس لئے ہوسکتا ہے کہ ان میں سے بعض کو ملازمت یا کاروبار کے سلسلہ میں یہاں سے جانا پڑے۔ اگر کور کا کوئی ممبر کسی ایسی جگہ چلا جائے جہاں کور ہو تو جب تک وہ ایسی عمر تک نہیں پہنچ جاتا کہ کور کی خدمات سے آزاد ہو سکے اور پھر وہ کور میں شامل نہیں ہوتا تو اپنا کیا کرایا کام ضائع کر دیتا ہے۔ خدا تعالیٰ نے ایک ایسی عورت کا ذکر فرمایا ہے جو سُوت کاتتی رہتی ہے اور پھر اسے ٹکڑے ٹکڑے کر دیتی ہے[۳]۔ یہ اس بات کی مثال ہے کہ کوئی اس لئے سُوت کاتے کہ کپڑا بنائے۔ لیکن جب وقت آئے تو بجائے اس کے سُوت کو کھولے، قینچی سے کاٹ دے۔ خدا تعالیٰ نے قرآن کریم میں یہ بے استقلالی کی مثال بیان فرمائی ہے اور بتایا ہے کہ بعض لوگ کام تو کرتے ہیں لیکن نتیجہ نکلنے سے پہلے ہی اسے چھوڑ دیتے ہیں اور اس طرح سارا کیا کرایا ضائع کر دیتے ہیں۔

میں کور کے ممبروں کو نصیحت کرتا ہوں کہ وہ بھی استقلال سے کام کریں اور اپنے ساتھیوں اور محلّہ والوں کو بھی استقلال سے کام کرنے کی تحریک کریں اور اصل غرض اس کور کی جو ہے، اسے مدنظر رکھیں۔ بے شک کور کا یہ بھی کام ہے کہ جماعت کے مقدس مقامات کی حفاظت کرے، مرکزِ احمدیت میں کسی قسم کا فتنہ نہ پیدا ہونے دے، جماعت کی عزت و آبرو کی حفاظت کرے، پبلک کیلئے آرام اور سہولت پیدا کرے لیکن اس کے لئے سب سے بڑی چیز اچھے اخلاق پیدا کرنا، اپنے جذبات پر قابو پانے کی مشق کرنا اور اپنے اندر اطاعت کا مادہ پیدا کرنا ہے۔ میں نے دیکھا ہے کہ کئی لوگ اپنے جذبات کو قابو میں نہ رکھنے اور اطاعت کا مادہ نہ ہونے کی وجہ سے اپنا ایمان ضائع کر لیتے ہیں۔ پہلے کوئی چھوٹی سی شکایت پیدا ہوئی اس پر اعتراض کرنے لگ گئے، پھر عقائد میں فتور آنا شروع ہو گیا وہ اس طرح ایمان کھو بیٹھتے ہیں۔ کور کی تنظیم سے یہ بھی غرض ہے کہ اطاعت کا مادہ پیدا ہو اور ہر شخص اپنے افسر کی پوری پوری اطاعت کرے۔ اسلام نے افسر کی اطاعت نہایت ضروری قرار دی ہے۔ رسول کریم ﷺ نے فرمایا ہے مَنْ اَطَاعَ

اَمِیْرِیْ فَقَدْ اَطَاعَنِیْ وَمَنْ عَصٰی اَمِیْرِیْ فَقَدْ عَصَانِیْ [۴] یعنی جو شخص میرے مقرر کردہ امیر کی اطاعت کرتا ہے وہ میری اطاعت کرتا ہے اور جو میرے مقرر کردہ امیر کی نافرمانی کرتا ہے وہ میری نافرمانی کرتا ہے۔ یہی جذبہ ہم نیشنل لیگ کور کے ذریعہ پیدا کرنا چاہتے ہیں یعنی جس کو کسی کام کا اہل خیال کر کے کسی عہدہ پر مقرر کیا جائے، اس کے ماتحتوں کو اس کا پورا پورا ادب اور احترام کرنا چاہئے اور اس کا حکم ماننا چاہئے۔ کور میں اس بات کی مشق کرائی جاتی ہے کہ اگر کسی وقت کوئی بات کسی کی مرضی کے خلاف ہو تو بھی اس میں اطاعت کی جائے۔ ہوسکتا ہے کہ کوئی شخص عام حالات کے لحاظ سے ادنیٰ کام کرتا ہو لیکن کور کے انتظام کے لحاظ سے ایسی قابلیت رکھتا ہو کہ اسے عہدہ دار بنا دیا جائے اس کی اطاعت ضروری ہے۔

کور کا یہ حُسنِ انتظام جس کی مَیں نے تعریف کی ہے اور جو تعریف کے قابل ہے اس میں بڑی بات یہی ہے کہ کور کے ممبروں کو محسوس کرا دیا گیا ہے کہ افسر کی اطاعت ضروری ہے۔ اگرچہ ابھی تک اس پر پوری طرح عمل نہیں ہوا اور بعض کمزوریاں باقی ہیں۔ چنانچہ عیدگاہ سے واپس آتے وقت میں نے دیکھا کہ کور کے بعض ممبر آپس میں ایک دوسرے کو متضاد مشورے دے رہے تھے حالانکہ طریق یہ ہے کہ اس قسم کی ہدایت افسر کی طرف سے آنی چاہئے اور آپس میں نہیں بولنا چاہئے۔ کیونکہ اس طرح تشتّت پیدا ہوتا ہے اور تنظیم ٹوٹ جاتی ہے۔ کام کرنے والوں کو پوری طرح اپنی یہ عادت بنا لینی چاہئے کہ جو سسٹم اور طریق مقرر ہے اس کے مطابق چلا جائے تاکہ نیشنل لیگ کور سے جو تنظیم مقصود ہے اس میں کسی قسم کا نقص پیدا نہ ہو۔

آخر میں مَیں پھر خوشنودی کا اظہار کرتا ہوں کہ کور نے اعلیٰ درجہ کا کام کیا اور دعا کرتا ہوں کہ خدا تعالیٰ اسے اور زیادہ خوبی سے کام کرنے کی توفیق دے۔

(الفضل ۲۔جنوری ۱۹۳۶ء)

۱؎ بخاری کتاب فرض الخمس باب مَاکان النبی صلی اللّٰہ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یعطی المؤلفة قلوبھم

۲؎ بخاری کتاب الرقاق باب کَیْفَ کَانَ عَیْشُ النَّبِیِ صلی اللّٰہ علیہ وسلم واصحابہ (مفہوماً)

۳؎ النحل: ۹۳

۴؎ بخاری کتاب الاحکام باب قول اللّٰہ تعالیٰ اطیعوا اللّٰہ واطیعوا الرسول ......